REGD No. L. 5259

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر

رجسٹرڈ

فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۵/۱۰ | ۹ امان ۱۳۳۵ ہش ۹ مارچ ۱۹۵۶ء | نمبر ۵۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ناصر آباد سے آج کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کل یہاں نمازِ جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے نمازِ باجماعت کی اہمیت پر ایمان افروز خطبہ دیا۔

انڈونیشیا کی مرکزی حکومت نے شمالی سماٹرا میں فوج اتار دی

باغیوں کے متعدد ٹھکانوں پر مرکزی افواج کی بم باری

پڈانگ ۸ مارچ۔ غیر سرکاری اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشیا کی مرکزی فوج کی تین کمپنیاں شمالی سماٹرا میں اترنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ اور وہ رڑا اور تیل کے علاقوں پر دو طرف سے حملہ کرنے والی ہیں۔ یہ علاقے باغیوں کے قبضے میں ہیں۔ — اطلاع ملی ہے۔ کہ مرکزی حکومت نے جہازوں کا ایک بیڑا حاصل کر لیا ہے۔ جو حملہ آور فوج کے لئے ضروری سامان مہیا کرے گا۔

پاڈانگ ریڈیو جس پر باغیوں کا قبضہ ہے نے اعلان کیا ہے کہ مرکزی حکومت کے طیاروں نے کل پھر مرکزی سماٹرا کے کئی مقامات پر بمباری کی۔ جس کی وجہ سے اچھا خاصہ نقصان پہنچا۔

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر کو قتل کرانے کی سازش کا الزام بے بنیاد ہے

سعودی حکمران کے نام اردن کے شاہ حسین کا پیغام

عمان ۸ مارچ۔ شاہ حسین نے سعودی عرب کے شاہ سعود کے نام ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں اس "ذلت آمیز" اور "بے بنیاد" الزام پر اظہارِ افسوس کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے صدر ناصر کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ شاہ حسین نے اپنے تار میں کہا ہے کہ سعودی حکمران پر سازش کا الزام صدر ناصر نے خود لگایا ہے۔ لیکن مصری اخبارات کا کہنا ہے کہ ناصر نے اپنی تقریر میں شاہ سعود کا نام نہیں لیا۔ شاہ حسین نے اپنے پیغام میں سعودی حکمران کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔

دوسری جانب امریکہ نے بھی غیر مبہم الفاظ میں اس الزام کی تردید کی ہے۔ کہ اس نے شام اور عرب کی نئی جمہوریہ کے خلاف سازش کی تھی۔ امریکی محکمہ خارجہ کے پولیس افسر لنکن وائٹ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے حکام کے بعض بیانات سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ امریکہ عرب جمہوریہ کے خلاف ایک سازش میں کسی نہ کسی شکل میں شریک تھا۔ یہ الزام قطعی بے بنیاد ہے۔ حالیہ مہینوں میں متعدد حکام ایسے بیانات جاری کرتے رہے ہیں جن کا مقصد امریکہ کو اس قسم کی سازشوں میں ملوث کرنا ہے۔ یہ تمام الزامات جھوٹے ہیں۔ — یاد رہے کہ شامی فوج کے محکمہ سراغ رسانی کے افسر اعلیٰ کرنل عبد الحمید سراج نے کل ایک پریس کانفرنس میں کرنل ناصر کے قتل اور عرب جمہوریہ کا تختہ الٹنے کی سازش کی تفصیلات بتاتے ہوئے ۱۹ لاکھ پونڈ کے تین چیکوں کی عکسی کاپیاں اخباری نمائندوں کو دکھائی تھیں۔ اور کہا تھا کہ شاہ سعود کے خسر نے یہ چیک اس مقصد کے لئے پیش کئے تھے۔

"مسئلہ شفاعت" پر پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب کا بلند پایہ علمی مقالہ

مورخہ ۲ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام کمیٹی دوم تحریک جدید میں مجلس انصار سلطان القلم کا اجلاس محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے نے "مسئلہ شفاعت" کے موضوع پر نہایت عالمانہ مقالہ پیش فرمایا اس میں آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس پُر معارف درس کی روشنی میں جو حضور نے اگست ۱۹۳۶ء میں دیا تھا "حدیث شفاعت" کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اس حدیث میں ایک تمثیل کے پیرایہ میں بعض اہم حقیقتوں کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف اس میں نہایت اختصار کے ساتھ تاریخ عالم اور قیامت تک پیش آنے والے واقعات پر روشنی ڈالی گئی ہے اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے آپ نے مذاہب عالم کی تاریخ کے بعض اہم واقعات بھی پیش فرمائے۔ اور اس طرح حدیث شفاعت کے سارے حصوں کی علمی حقیقت کو واضح کیا۔ بعد ازاں مکرم جناب عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے اور پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

بوری بازار کے ملبے سے ۳۸ لاشیں برآمد ہو چکی ہیں

کراچی ۸ مارچ۔ کل سہ پہر بوری بازار کراچی کی آتشزدگی کے سلسلہ میں ملبہ سے ۳۸ لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں۔ لاشیں نکالنے کا کام برابر جاری ہے۔ حکومت نے آتشزدگی سے نقصان اٹھانے والے دکانداروں کے لئے ایک سو دکانیں بنانے کی غرض سے ۵۰ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

چوہدری حفیظ احمد صاحب انسپکٹر پولیس کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ محترم جناب چوہدری عبد المالک صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار سکنہ بہلول پور ضلع لائل پور کے فرزند اکبر جناب چوہدری حفیظ احمد صاحب انسپکٹر پولیس ۵ مارچ ۱۹۵۸ء کو بمقام ڈیرہ غازیخاں جہاں وہ ان دنوں متعین تھے ایک ڈاکو کا تعاقب کرتے وقت اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے آناً فاناً وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی وفات کی خبر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ڈیرہ غازیخاں نے ۶ مارچ کو بذریعہ وائرلیس سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس لائل پور اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس سیالکوٹ کو دی۔ جنہوں نے مرحوم کے افرادِ خاندان کو اس حادثہ عظیم سے مطلع کیا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کے ہر فرد کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ دین کی خاطر کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرے گا

ہر احمدی کے دل سے یہ دعا نکلنی چاہیئے کہ اے خدا تو اپنی مدد بھیج تا ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ لیں کہ اسلام دنیا پر غالب آگیا ہے

اسلام کی ترقی اور اشاعت کیلئے وقف جدید کی تحریک خاص اہمیت رکھتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ فروری ۱۹۵۸ء بمقام کراچی

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار:۔ محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی کراچی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:
اس دفعہ ۱۹۵۷ء کے آخر میں

میری طبیعت

خراب ہونی شروع ہوئی تھی۔ مگر پھر جلسہ کے وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہوگئی۔ اس کے بعد پھر خراب ہونی شروع ہوگئی۔ میں تو اسے گاؤٹ کا اثر ہی سمجھتا رہا۔ مگر ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ یہ تکلیف گاؤٹ کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ تبدیلی موسم کی وجہ سے ہے۔ وہ کہتے ہیں چونکہ جلدی جلدی موسم تبدیل ہوا ہے۔ اور سردی زیادہ شدید پڑی ہے۔ اس لئے آپ کو یہ تکلیف ہوئی ہے۔ اب یہاں کے ڈاکٹروں کا مشورہ لینے کے لئے ہم اس جگہ آئے ہیں۔ مجھے پچھلے دنوں یہ بھی وہم ہونا شروع ہو گیا کہ مجھ پر فالج کا حملہ بڑھ رہا ہے۔ یا دوبارہ فالج ہو گیا ہے۔ مگر ڈاکٹروں سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہماری طب میں یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ فالج کا حملہ زیادہ بھی ہوسکتا ہے۔ اور دوبارہ حملہ کے لئے بیہوشی ہونی ضروری ہوتی ہے۔ جیسے پہلے یکدم کچھ بیہوشی ہوئی۔ اور پھر فالج کا حملہ ہوگیا۔ پس انہوں نے کہا کہ آپ کو فالج کا دوبارہ دورہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ آپکو بیہوشی نہیں ہوئی۔ اور فالج کے حملہ میں زیادتی طبی اصول کے خلاف ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ کو ضعف ہوگیا ہو۔ یا اعصابی کمزوری کی وجہ سے کوئی شکایت پیدا ہوئی ہو۔ مگر یہ کہ فالج کا حملہ آپ ہی آپ بڑھتا چلا جائے۔

یہ طبی اصول کے خلاف

ہے۔ اور دوبارہ حملہ کے لئے پہلے بیہوشی ضروری ہوتی ہے۔ بہرحال اگر ان کی یہ رائے درست ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ ایک غیر معمولی سال گذرا ہے۔ جس میں بڑی سخت سردی آئی۔ پچھلے سال جب ہم جابہ سے چلے ہیں۔ تو وہاں بہت سردی تھی۔ ربوہ میں آئے تو وہاں بھی سردی تھی۔ جلسہ کے قریب کچھ سردی کم ہوئی تو بدن میں طاقت آنی شروع ہوگئی۔ خدا تعالےٰ کی قدرت ہے۔ قادیان میں بھی ۲۲-۲۳ دسمبر کو شاید لوگوں کے اژدھام کی وجہ سے گرمی سی آجاتی تھی۔ اور ربوہ تو یوں بھی گرم مقام ہے۔ بہرحال اس گرمی کا فائدہ ہوا۔ اور مجھے تقریروں کی توفیق مل گئی۔ آج میں جماعت کو

اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں

کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں مختلف انبیاء گذرے ہیں۔ جن کو خدا تعالےٰ نے اپنے اپنے وقت میں ہدایتیں بخشیں اور انہوں نے خدا تعالےٰ کا نام پھیلانے اور اس کے دین کی خدمت کرنے کے لئے بڑی جدوجہد کی۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ اولئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ (سورۃ انعام ع ۱۰) یعنے یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا تعالےٰ نے ہدایت دی۔ پس اے محمد رسول اللہ جس طرز پر یہ لوگ چلے ہیں اسی طرز پر تجھے اور تیرے ساتھیوں کو بھی چلنا چاہیئے۔ اب یہ صاف بات ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو نبی گذرے ہیں۔ یا جن کا یہاں ذکر آتا ہے۔ جن میں حضرت ابراہیمؑ کا نام بھی آیا ہے۔ حضرت اسحٰقؑ کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت یعقوبؑ کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت داؤدؑ کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت سلیمانؑ کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت ایوبؑ کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت یوسفؑ کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت ہارونؑ کا بھی نام آیا ہے۔ اسی طرح زکریاؑ۔ یحییٰؑ۔ عیسیٰؑ۔ الیاسؑ۔ اسمٰعیلؑ۔ یسعیاہؑ۔ یونسؑ۔ اور لوطؑ کا بھی نام آیا ہے۔ ان تمام کی زندگیوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی ساری زندگی

خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت

میں لگا دی تھی۔ اور پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی حکم دیا گیا کہ فبھدٰھم اقتدہ تو بھی ان نبیوں کے طریق پر چل۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ شروع دعوےٰ نبوت سے لے کر ۲۳ سال تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی ذاتی کام نہیں کیا۔ صرف دین کی خدمت کرتے رہے اور اسلام کے پھیلانے میں دن رات لگے رہے۔ اور اسی حالت میں فوت ہوگئے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کے دل میں دین کی خدمت اور اسکی اشاعت کا اس قدر شوق تھا کہ مرض الموت میں آپ نے ایک دن فرمایا کہ میرے اور مسجد کے درمیان جو پردہ حائل ہے اسے ہٹا دو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کا کیا حال ہے۔ جب پردہ ہٹایا گیا۔ اور صحابہؓ جو نماز کے لئے جمع تھے۔ انہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ شوق کے مارے دیوانے ہوگئے۔ اور انہوں نے بے تحاشہ اپنی خوشی کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طبیعت چونکہ زیادہ ناساز تھی۔ اس لئے آپ نے فرمایا۔ اب پردے گرا دو۔ اور باہر کہلا بھیجا۔ کہ میرا دل تو چاہتا تھا۔ کہ آؤں مگر میں کمزوری کی وجہ سے نہیں آسکتا۔ میری جگہ ابوبکرؓ نماز پڑھا دیں۔

غرض یہ ایک قرآنی ہدایت ہے جس کو

ہمیشہ مد نظر رکھنا ضروری ہے

اور ہمارا بھی فرض ہے کہ دنیا میں جتنے انبیاء گذرے ہیں جن میں خصوصیت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہیں ان کے نمونہ کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے ہم اسلام کی خدمت بجا لائیں۔ کیونکہ اس وقت سوائے اسلام کے اور کوئی سچا دین نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ انّ الدّین عند اللہ الاسلام (آل عمران ع۲) یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس وقت صرف اسلام ہی حقیقی دین ہے۔ پس قرآن کے نزول کے بعد اب سوائے اسلام کے اور کوئی دین نہیں رہا۔ اگر عیسیٰؑ کے پیرو عیسیٰؑ کے پیچھے چلتے ہیں اور موسیٰؑ کے پیرو موسیٰؑ کے پیچھے چلتے ہیں تو ہمارے لئے یہ حکم نہیں کہ ہم عیسائیت کی تبلیغ کریں یا یہودیت کو پھیلانے کی کوشش کریں۔ بلکہ ہمارے لئے یہی حکم ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلیں اور آپ کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کے لئے اپنی جانیں تک لڑا دیں۔

حقیقت یہ ہے

کہ اس وقت اسلام کی ویسی ہی نازک حالت ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک فارسی قصیدہ میں فرمایا کہ ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

جیسے کربلا کے وقت ہوا تھا کہ یزید کی فوجیں غالب آرہی تھیں اور امام حسین کا لڑکا زین العابدین بیمار پڑا ہوا تھا اور دین کی مدد کے لئے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ انہوں نے چاہا بھی کہ اپنی بیماری میں اُٹھ کر کربلا کے میدان میں حضرت امام حسین رضی کی مدد کریں۔ مگر امام حسین رضی نے کہا۔ میرے بیٹے کو سنبھالو۔ اس کو اُٹھنے نہ دو۔ چنانچہ ان کی پھوپھی زینب رضی آئیں اور انہوں نے کہا کہ صبر سے کام لے تیرے باپ کا یہی حکم ہے کہ تجھے لٹایا جائے۔ اُٹھنے نہ دیا جائے۔ اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

یعنی جس طرح

کربلا کے میدان میں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے صرف ستّر آدمی تھے اور باقی سینکڑوں ہزاروں سپاہیوں کی جنہیں ایک مشہور جرنیل کے ماتحت یزید کی طرف سے ان کو گھیرے ہوئے تھیں اسی طرح آجکل اسلام کی حالت ہے کہ چاروں طرف سے یزیدی فوجوں کی طرح لوگ اس پر چڑھے آرہے ہیں اور اسلام کی حالت ایسی ہی ہے جیسے زین العابدین بیماری میں تڑپ رہے تھے۔ اور اپنے باپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے۔ ہمارے روحانی باپ چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لئے اس کے معنے یہ ہیں کہ مسلمانوں کے دلوں میں اگر ایمان ہوتا ہے تو وہ تڑپتے ہیں کہ اپنے حقیقی روحانی باپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کریں۔ لیکن وہ بیمار و بیکس ہیں یعنی ان میں طاقت نہیں کہ مقابلہ کر سکیں۔ نہ پیسہ ان کے پاس ہے۔ نہ پولیس ان کے پاس ہے۔ نہ فوجیں ان کے پاس ہیں نہ حکومتیں ان کے پاس ہیں۔ عیسائی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گند اچھالتے ہیں۔ مگر ان کے پاس اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ جواب دے سکیں۔ اب ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ اس کے افراد یورپ اور امریکہ اور افریقہ اور انڈونیشیا وغیرہ میں اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں مگر

کام کی وسعت کے مقابلہ میں

ہماری جدوجہد ایسی ہی ہے جیسے کوئی چڑیا سمندر میں سے چونچ بھر کر پانی پئے۔ عیسائیوں کی طاقت کے مقابلہ میں نہ ہمارے پاس کوئی طاقت ہے اور نہ ان کے مبلغوں کے مقابلہ میں ہمارے مبلغوں کی تعداد کوئی حقیقت رکھتی ہے۔ رومن کیتھولک پادریوں کی تعداد ہی اٹھاون ہزار ہے اور ہمارے مبلغ تین سو بھی نہیں۔ ایک دفعہ وکالت تبشیر نے مجھے رپورٹ پیش کی تھی۔ کہ مقامی جماعتوں کے مبلغ ملا کر ہمارے کل مبلغ دو سو ستر ہیں۔ اب کجا دو سو ستر مبلغ اور کجا اٹھاون ہزار مبلغ۔ اور ابھی یہ صرف رومن کیتھولک پادریوں کی تعداد ہے۔ اگر پروٹسٹنٹ فرقہ کے پادریوں کو ملا لیا جائے تو ایک لاکھ سے بھی زیادہ ان کے مبلغوں کی تعداد بن جاتی ہے۔ قرآن کریم نے ایک جگہ بتایا ہے۔ کہ اگر مومنوں میں سچا ایمان پایا جائے تو ایک مومن دس کفار کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ (انفال ع۹)

اس کے معنے یہ ہیں

اگر ان کے دو ہزار سات سو مبلغ ہوں تب تو انسانی طاقت کے لحاظ سے ہماری فتح کا امکان ہے لیکن ہمارے ۲۷۰ مبلغوں کے مقابلہ میں ان کے ایک لاکھ سے بھی زیادہ مبلغ ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ہمارے ایک مبلغ کے مقابلہ میں ان کے تین چار سو مبلغ کام کر رہے ہیں۔ پس بظاہر دنیوی نقطۂ نگاہ سے ان کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ گو صحابہ میں ہمیں عملاً اس بات کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ انہوں نے کئی کئی گنا لشکروں کا مقابلہ کیا اور دشمن پر فتح حاصل کی۔ جب رومیوں سے جنگ ہوئی تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے صرف ساٹھ آدمیوں کا ایک چھوٹا سا گروہ منتخب کیا اور ان ساٹھ آدمیوں نے ساٹھ ہزار کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب

رومیوں پر حملہ

کرنے گئے تو آپ کے ساتھ صرف دس ہزار آدمی تھے اور رومی فوج کئی لاکھ تھی مگر خدا تعالیٰ نے اُن پر ایسا رعب ڈالا کہ وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ نہ کیا۔ دراصل جرہم قبیلہ کی شہ پر رومی مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ یہ قبیلہ اصل میں عرب تھا۔ مگر رومی اثر کے نیچے عیسائی ہو گیا تھا۔ پہلے تو انہوں نے قیصر کو انگیخت کیا اور اسے حملہ کے لئے اکسایا مگر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تو وہ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے۔ اور جب وہ پیچھے ہٹے تو رومی فوج بھی ڈر گئی اور اس نے حملہ نہ کیا۔ غرض صحابہؓ کے زمانہ میں دو دو ہزار گنا لشکر کا بھی مسلمانوں نے مقابلہ کیا ہے مگر یہ مقابلہ اس سے بھی زیادہ سخت ہے کیونکہ ہماری جماعت بہت قلیل ہے۔ اور ساری دنیا میں ہم نے اسلام پھیلانا ہے۔ پس یہ کمی اس طرح پوری ہو سکتی ہے کہ

ہماری جماعت کا ہر فرد

دعاؤں میں لگا رہے اور ہر شخص اس بات کا عہد کرے کہ وہ دین کے لئے کسی قسم کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ اور اسلام کی اشاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیگا میں نے اس غرض کے لئے جماعت میں وقفِ جدید کی تحریک کی ہے اور اس وقت تک جو اطلاع آئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین سو چوالیس دوست اپنے آپ کو وقف کر چکے ہیں۔ جن میں سے تیرہ معلّم پہلے بھیجے جا چکے ہیں اور سترہ اور واقفین کو قابلِ انتخاب قرار دیا جا چکا ہے۔ جن کے متعلق مقامی جماعتوں سے رپورٹ لی جا رہی ہے اور دفتر والوں نے مجھے لکھا ہے۔ کہ ان کی رپورٹیں آنے کے بعد ان سترہ واقفین کے نام منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

مَیں دیکھتا ہوں کہ

باوجود اس کے کہ ابھی اس کام کو شروع کئے چند دن ہی ہوئے ہیں جو وفد بھجوائے گئے ہیں اُن کے کام کے خوشکن نتائج نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ ابھی تک ان مراکز کو قائم ہوتے صرف چند دن ہوئے ہیں اور یہ اتنا تھوڑا عرصہ ہے جس میں کوئی نمایاں نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ اصل نتیجہ اس وقت معلوم ہوگا جب چھ سات مہینے گزر جائیں گے۔ پس وہ لوگ تو اپنا کام کر رہے ہیں۔ آپ لوگوں کو بھی سوچنا چاہیئے کہ ہم ان کی مدد کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

وقفِ جدید کے مالی مطالبہ میں

جماعت احمدیہ کراچی کے اڑھائی ہزار آدمیوں نے حصہ لیا ہے اور پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن اگلے سال امید ہے کہ یہ چندہ اور بھی ترقی کرے گا۔ اس سال کچھ تو فصلیں خراب ہوئی ہیں۔ اور کچھ چندے بھی دوستوں کو زیادہ دینے پڑے ہیں۔ ممکن ہے اگلے سال کراچی کی جماعت اس سے بھی زیادہ توجہ کر سکے۔ اس سال بڑی مہنگائی رہی ہے اور فصلیں بھی خراب ہوئی ہیں جس کی وجہ سے گاؤں کی جماعتیں تو اقتصادی لحاظ سے بالکل کچلی گئی ہیں۔ پھر تفسیر صغیر کی وجہ سے بھی جماعت کے دوستوں کو بہت سی رقمیں دینی پڑیں اور کچھ چندوں کی کمی کی وجہ سے بجٹ کے متعلق جو خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ شاید وہ پورا نہ ہو سکے اس کو پورا کرنے کے لئے بھی جماعت کو کوشش کرنی پڑی۔ پس اس سال کی متواتر قربانیوں کی وجہ سے

آپ لوگوں کا کام قابلِ تحسین ہے

لیکن امید ہے کہ جب پچھلے بوجھ اُتر جائیں گے اور اس عرصہ میں جماعت بھی ترقی کرے گی تو دوست وقفِ جدید میں بھی اس سال سے زیادہ حصہ لیں گے۔ اور تحریک جدید میں بھی زیادہ حصہ لیں گے۔ تحریک جدید کے اس وقت تک بہت کم وعدے آئے ہیں۔ جب میں چلا تھا۔ تو میرے پاس رپورٹ آئی تھی۔ کہ تحریک جدید کے پانچ لاکھ کے وعدے آئے ہیں اور یہ بہت کم ہیں۔

ان کا خرچ بارہ تیرہ لاکھ کا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ بھی پچھلے سال تیرہ لاکھ کا تھا۔ اگر ہماری جماعت کے زمینداروں کی آمد زیادہ ہو جائے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ تیرہ لاکھ سے بڑھ کر سولہ سترہ لاکھ پر آجائے اس طرح تحریک جدید کا بجٹ ترقی کر جائے تو پھر امید ہے کہ ہمارے کام آسانی سے چلنے لگیں گے۔

مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی

نے ایک دفعہ اپنے اخبار میں لکھا تھا کہ پاکستان بننے کے بعد جماعت احمدیہ پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جتنا بجٹ ان کا اب ہوتا ہے اتنا بجٹ ان کا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اور یہ بالکل درست ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت جماعت کا سارا بجٹ تیس پینتیس ہزار کا تھا۔ مگر اب صرف صدر انجمن احمدیہ کا ہی پچھلے سال تیرہ لاکھ کا بجٹ تھا۔ اور اگر اس کے ساتھ تحریک جدید کو بھی شامل کر لیا جائے تو ہمارا بجٹ پچیس چھبیس لاکھ تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کو دیکھ کر مخالف بھی متاثر ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ جماعت پہلے سے ترقی کر رہی ہے اور جب "وقف جدید" مضبوط ہو گیا جس کی وجہ سے لازماً چندے بھی بڑھیں گے اور آمد بھی بڑھیں گے۔ تو ممکن ہے اگلے سال تینوں انجمنوں کا بجٹ چالیس پچاس لاکھ تک پہنچ جائے۔ پس ان قربانیوں کی طرف

جماعت کے ہر فرد کو توجہ کرنی چاہیئے

اور ہر آدمی کو یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد جلدی آئے۔ بیشک جہاں تک اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا سوال ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب فرمائیگا لیکن اگر اس مدد کے آنے میں کچھ دیر ہو جائے تو مومن کا قلب اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم میں اللہ فرماتا ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے۔ جب مومن کہہ اٹھتے ہیں کہ متیٰ نصر اللہ یعنی انتظار کرتے کرتے ہماری آنکھیں تھک گئیں۔ اب اللہ کی مدد کب آئیگی فرماتا ہے الآ ان نصر اللہ قریب (بقرع ۲۶)۔ اللہ کی نصرت آنے ہی والی ہے۔ گھبراؤ نہیں۔ تم گھبرا جاتے ہو اور سمجھتے ہو کہ نہ معلوم اس کی مدد کب آئے گی۔ حالانکہ وہ تمہارے بالکل قریب پہنچ چکی ہے۔ چنانچہ ان آیتوں کے نزول کے ایک دو سال بعد ہی مکہ فتح ہو گیا۔ اور سارے عرب پر اسلام غالب آگیا۔ اب بھی ایسا ہی وقت ہے کہ ہر احمدی کے دل سے یہ آواز اٹھنی چاہیئے کہ

متیٰ نصر اللہ

اے خدا تیری مدد کب آئیگی۔ ہم نے تیرے دین کی ترقی کے خواب اس وقت دیکھنے شروع کئے تھے جب یہ صدی شروع ہوئی تھی۔ اور اب تو یہ صدی بھی ختم ہونیوالی ہے مگر ابھی تک ہماری امیدیں بر نہیں آئیں اور کفر دنیا میں قائم ہے۔ اے خدا تو اپنی مدد بھیج تا کہ ہم اپنی زندگیوں میں ہی وہ دن دیکھ لیں کہ اسلام دنیا پر غالب آجائے اور عیسائی اور ہندو اور دوسرے تمام غیر مذاہب کے پیرو مغلوب ہو جائیں اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں مسجدیں بن جائیں اور اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کی آوازوں سے سارا یورپ اور امریکہ گونج اٹھے۔ اگر آپ لوگوں کے دلوں سے اس طرح آواز اٹھے تو آپ کو یقین رکھنا چاہیئے کہ آپ کے دل میں

ایمان کی چنگاری

پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن اگر یہ آواز نہ اٹھے تو آپ سمجھ لیں کہ آپ لوگوں نے اپنے متعلق بلاوجہ نیک ظنی کی۔ آپ سمجھتے رہے کہ ہم مومن ہیں حالانکہ مومن نہیں تھے۔ اسلام تو بہت بڑی چیز ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن کی علامت یہ ہے کہ اگر اس کے کسی بھائی کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اسے بھی ایسا ہی محسوس کرتا ہے۔ جیسے وہ تکلیف خود اسے پہنچی ہے۔ جب ایک مومن بھائی کی تکلیف کو بھی دوسرا شخص اپنی تکلیف سمجھتا ہے تو اگر اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ آپ پر غلاظت اچھالی جاتی ہے۔ اور تمہارے دل میں کوئی درد پیدا نہیں ہوتا تو

یہ ایمان کی کمی کی علامت ہے

بیشک جس بات کی ہمیں طاقت حاصل نہیں اس کے متعلق خدا تعالیٰ ہم سے کوئی سوال نہیں کرے گا۔ لیکن ہمارے دلی جذبات کے متعلق تو وہ ہم سے سوال کر سکتا ہے۔ وہ کہے گا کہ اگر تمہارے دلوں میں سچا ایمان ہوتا تو تم ان مخالفتوں کو دیکھ کر کیوں نہ میری طرف جھکتے اور مجھ سے دعائیں کرتے اور چونکہ تم میری طرف نہیں جھکے اسلئے معلوم ہوا کہ جو تمہارا فرض تھا۔ وہ تم نے ادا نہیں کیا۔

احمدیہ انٹر کالیجیئٹ ایسوسی ایشن ملتان کے زیر اہتمام

مبلغین انڈونیشیا کے اعزاز میں دعوت عصرانہ

احمدیہ انٹر کالیجیئٹ ایسوسی ایشن ملتان کی طرف سے مورخہ ۲ فروری کو انڈونیشین مبلغین کرام جناب سید شاہ محمد صاحب اور ملک عزیز احمد صاحب کے اعزاز میں ایک پارٹی دی گئی۔ پارٹی کا انتظام محترم ملک عمر علی صاحب کھوکھر رئیس ملتان و سرپرست احمدیہ انٹر کالیجیئٹ ایسوسی ایشن ملتان کی کوٹھی پر کیا گیا تھا۔ جس میں معززین شہر کو بھی مدعو کیا گیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم و نظم سے ہوا۔ ملک عمر علی صاحب نے محترم سید شاہ محمد صاحب اور ملک عزیز احمد صاحب کا حاضرین سے تعارف کروایا۔ ملک عزیز احمد صاحب نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مکرم شاہ صاحب نے بتایا کہ کس طرح انہوں نے انڈونیشین عوام میں پاکستان کے متعلق لٹریچر تقسیم کیا۔ جنہوں نے تحریک آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

آخر میں مکرم شاہ صاحب نے احمدیت کی صداقت کا ذکر کرتے ہوئے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعہ رہنمائی طلب کریں کہ وہ خود ان پر صداقت کو منکشف کرے گا آپ نے فرمایا ہم جس خدا کو پیش کرتے ہیں وہ زندہ اور قادر خدا ہے۔ میں نے خود تجربہ کیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور ان کی باتوں کا جواب دیتا ہے۔ حاضرین میں متعدد مقامی حکام۔ وکلاء اور ڈاکٹر شامل تھے۔ ازاں بعد ایک صاحب کی درخواست پر مکرم شاہ صاحب نے انڈونیشیا کی سیاسی پارٹیوں کے حالات بیان کئے۔

(سیکرٹری امور عامہ شہر ملتان)

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیز نصیر احمد بھٹی معہ اہل و عیال ۱۲ مارچ کو بذریعہ جہاز مشرقی افریقہ روانہ ہو رہا ہے عزیز ایک عرصہ سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہے اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہے۔ جس کی وجہ سے وہ خاص طور پر محتاج دعا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں اس کا حافظ و ناصر ہو۔ اور یہ سفر خیر و برکت اور صحت و عافیت کا موجب ہو۔

(خاکسار بشیر احمد بھٹی از راولپنڈی)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم مکرم بابو عزیز دین صاحب پنشنر ظفروال۔ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۵۸-۳-۳ کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور نعش کو کندھا دیا۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ خاص میں دفن کیا گیا۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔

(ناصر احمد لاہور)

اسلام اور بہائیت کی تعلیم کا مقابلہ

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

اسلام ایک فطری مذہب ہے اور اس کے اصول محکم اور پاکیزگی پیدا کرنے والے ہیں۔ اور درحقیقت ہر سچے مذہب کی یہی نشانی ہے کہ وہ پاکیزگی پیدا کرنے والے اصول قائم کرے اور لوگ ان اصولوں پر چل کر پاکیزگی حاصل کریں۔ ذیل میں اسلام اور بہائیت کی تعلیم کا مختصر موازنہ کر کے دکھایا جاتا ہے کہ پاکیزگی پیدا کرنے کے لحاظ سے اسلام اور بہائیت کے اصولوں میں کس قدر بعد المشرقین ہے۔ اسلام کے پاکیزہ اصول ہیں۔ اور بہائیت کی تعلیم کو انسانی ضمیر کس طرح رد کرتی ہے۔

قرآن کریم میں قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم (نور) کہ اے نبی مومن مردوں کو یہ تعلیم دو کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ امر ان کی پاکیزگی کے لئے بہت عمدہ ہے۔ وقل للمومنٰت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن۔ اور مومن عورتوں کو یہ تعلیم دی جائے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ ظاہر ہے کہ جب ایک مرد عورت کو اور عورت مرد کو دیکھے گی ہی نہیں تو نہ ہی بدی کا خیال پیدا ہو سکتا ہے اور نہ بدی کا ارتکاب ہو سکتا ہے۔ نیز خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا کہ عورتوں کے لئے یہ بھی تعلیم ہے کہ وہ اپنی زینت اور سنگار کو سوائے اس کے جو ظاہر ہے ظاہر نہ کریں۔ نیز عورتوں کو تعلیم دی گئی ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن۔ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالا کریں اور آگے فرمایا کہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے باپوں کے یا اپنے خاوندوں کے باپوں کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے۔ یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی عورتوں کے یا اپنے غلاموں کے۔ یا اپنے غیر حاجت والے مردوں کے جو ساتھ رہنے والے ہیں۔ یا ان لڑکوں کے جو عورتوں کی چھپی باتوں سے واقف نہیں ہیں۔ نیز عورتوں کو یہ بھی تعلیم دی جاتی ہے کہ وہ اپنے پاؤں کو اس طرح نہ ماریں جس سے ان کی زینت ظاہر ہو۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے عفت کے حاصل کرنے کے لئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاک دامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتلا دئیے ہیں۔ یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا۔ نامحرموں کے قصے نہ سننا اور ایسی تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

”واضح ہو کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوات کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیر کے الگ نہیں ہو سکتا یہی ہے کہ اس کے جذبات شہوت محل اور موقع پا کر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے۔ یا یوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کر لیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ہم بیگانہ نوجوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کریں لیکن پاک خیال سے سنیں بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر سے اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے بلکہ ہمیں چاہئیے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مردار سے تا ٹھوکر نہ کھائیں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں۔ اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے مثلاً اگر ہم ایک بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر ہم امید رکھیں کہ اس کتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں گے“

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

اس کے بالمقابل بہائیت کی یہ تعلیم ہے کتاب الاقدس میں لکھا ہے

”انا احللنا لکم اصغاء الاصوات والنغمات“

کہ ہم نے تمہارے لئے ہر قسم کے گانے اور نغمے جائز قرار دئیے ہیں۔ صوت جس کی جمع اصوات ہے ہر قسم کے گانوں کو کہتے ہیں۔ لغت میں ہے الصوت ۔ کل ضرب من الغناء (منجد) اور نغمات نغمہ کی جمع ہے۔ اس کے معنے ہیں حسن الصوت فی القراءۃ (منجد)

اب خیال کیجئے کہ بہائی تعلیم کی رو سے نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھنا اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کرنا اور ان کا گانا بجانا سننا جائز قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ ایسے امور ہیں کہ موجودہ زمانہ میں جبکہ آزادی مادر پدر آزادی کے مترادف ہے اس آزادی کے ساتھ یہ امور بھی جمع ہو جائیں تو یہ سمجھنا کہ اس طریق سے نیکی اور تقویٰ کے راستوں پر قدم مضبوط ہو گا۔ کمال درجہ کی خوش فہمی ہو گی اور اس موقعہ پر یہ شعر پڑھنا بہت موزوں ہو گا ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

اب اگر ایک طرف قرآن کریم کی تعلیم رکھی جائے اور دوسری طرف بہائیت کی تعلیم کو تو صاف ثابت ہو گا کہ پاکیزگی پیدا کرنے کے لئے اسلامی اصول نہایت درجہ اعلیٰ ہیں اور بہائیت نے اس کے مقابلہ میں جو تعلیم پیش کی ہے اسے نیکی پیدا کرنے سے کوئی نسبت نہیں۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ بدی کے دروازے کھولنے میں اس تعلیم سے بہت بڑی امداد پہنچائی گئی ہے

بہائیت کی تعلیم کو اگر مجموعی نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بہاء اللہ نے جن کا پایہ رسول اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی نعوذ باللہ بڑا بنایا جاتا ہے قرآن کریم کو منسوخ کر کے وہ تعلیم جاری کی ہے جو دنیا کے بڑے حصے میں پہلے سے رائج ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ بانی بہائیت نے دنیا پر ایک نظر ڈال کر جو امور دنیا میں رائج نظر آئے ان کو کتاب الاقدس میں درج کر دیا۔ حیرت ہے کہ الواح اور کتاب مبین کی واضح عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بہاء اللہ کا دعویٰ خدائی کا تھا۔ مگر بہائی لوگ اسے ایک رسول مگر سب رسولوں سے بڑھ کر مانتے ہیں۔ اگر ہم ان کو ایک رسول قرار دیں۔ تو یہ ایک ایسا انوکھا رسول ہے جو سابقہ سب رسولوں سے نئی طرز پر آیا۔ اگر پہلے زمانہ کے انبیاء اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تعلیم لائے جسے اس زمانہ کے لوگ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ بلکہ بڑی بڑی مشکلات پیش آئیں۔ مگر یہ رسول (بہاء اللہ) ایسا آیا اور ایسی تعلیم لایا کہ جس کے احکام پہلے سے دنیا میں رائج تھے۔

مثلاً اسلام میں تین طلاق کے بعد رجوع اور نکاح جائز نہیں۔ مگر شریعت بہائیہ میں اسے جائز قرار دیا گیا ہے۔ اور رجوع ہو سکتا ہے

نیز اسلامی شریعت میں سود کو ناجائز قرار دیا گیا ہے مگر بہائی شریعت میں جائز قرار دیا گیا ہے۔ ( )

نیز شریعت اسلامیہ میں گانے بجانے سننے کی ممانعت ہے۔ مگر بہائی شریعت میں اس کے جواز کا فتویٰ دیا گیا ہے اور حلال ٹھہرایا گیا ہے۔ اس تعلیمی مقابلہ کو دیکھ کر بے اختیار یہ شعر زبان پر آتا ہے ؎

جنون کا نام خرد رکھ دیا، خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جلسے

مؤرخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۸ء کو یوم مصلح موعود کی تقریب پر احمدی جماعتوں نے جو جلسے منعقد کئے اور پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت و اہمیت پر تقاریر کیں۔ ان کی بہت سی رپورٹیں پہلے الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ مندرجہ ذیل مقامات سے اب رپورٹیں موصول ہوئی ہیں جو عدم گنجائش کی وجہ سے مفصل شائع نہیں کی جا رہیں۔

میرپورخاص۔ ظفر آباد لابینی ضلع حیدرآباد۔ چونڈہ۔ گوکھیکی۔ رسید نالا۔ تلونڈی کھجور والی۔ لجنہ اماء اللہ گنری۔ چک ۳۳/۲ چنیوٹ۔ خانقاہ ڈوگراں۔ شورکوٹ۔ ڈیرہ بابا نانک۔ محمد آباد جہلم۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ سنی مرلوڈ۔ لجنہ اماء اللہ بہاولپور۔ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد۔ لجنہ اماء اللہ گوکھووال چک ۱۲۱۔ شیخوپورہ۔ لاہور۔

چندہ وقفِ جدید ادا کرنے والی جماعتیں

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(چودھویں قسط)

مہر بی بی صاحبہ کاٹھیاں گوجرانوالہ ٦/-
بشریٰ " " " ٦/-
حکیم عبدالرحمٰن صاحب لدھیانوی دارالرحمت غربی ربوہ ٦/-
از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ از طرف حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ٦/-
نجم النساء صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر فرزند علی صاحب ربوہ دارالرحمت غربی ٦/-
شمیم اختر صاحبہ بنت ڈاکٹر فرزند علی صاحب ربوہ دارالرحمت غربی ٦/-
ذکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ سلیم احمد صاحب جنجوعہ دارالبرکات ربوہ ٦/-
عبدالمجید صاحب کارکن امور عامہ دارالصدر شرقی ربوہ ٦/-
عبدالستار صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ ١٤/٨
سلیم احمد جنجوعہ دارالبرکات ربوہ ٦/-
محمد ہمایوں صاحب منگلا سرگودھا ٦/-
والدہ عبدالمجید صاحب " " ٦/-
حافظ غلام صاحب " " ٦/-
ڈاکٹر اللہ بخش صاحب " " ٦/-
ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب " " ٦/-
ڈاکٹر محمد معصوم صاحب " " ٦/-
حاجی صالح محمد صاحب " " ٦/-
ڈاکٹر عبدالخالق صاحب " " ٦/-
ڈاکٹر عبدالمجید صاحب " " ٦/-
ماجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر ضیاء الدین صاحب دارالبرکات ربوہ ٦/-
عنایت اللہ صاحب صابر دارالصدر شرقی ربوہ ٦/-
محمد ابراہیم صاحب رشید " ٦/-
میجر عارف زماں خان صاحب دارالصدر غربی ربوہ ٦/-
نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اکرم صاحب باجوہ ۔ لائلپور ٦/-
خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب چک نمبر ۲۳۰ رام پور رحوبلہ لائلپور ٦/-
محمد یعقوب خان صاحب " ٦/-
بشیر بیگم صاحبہ " ٦/-
اصغری بیگم صاحبہ " ٦/-
دولت بی بی صاحبہ " ٦/-
فضل محمد صاحب " ٦/-
عطاء الحق صاحب " ٦/-
متفرق " ٢/٨
حمید اللہ صاحب صابر دارالرحمت غربی بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب ٦/-

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب و صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ واشنگٹن ۵۰/-
فضل دین صاحب نور نگو محمد آباد بذریعہ محمد اسحٰق صاحب ٦/-
چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال بجماعت منڈی بہاؤالدین ۴۲/-
قاضی عبدالرحمٰن صاحب نظارت بہشتی مقبرہ دارالصدر شرقی ربوہ ٦/-
عبداللطیف صاحب بجماعت شیخ مبارک احمد صاحب نیروبی ١٢/-
صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب قسط دوم ۔ ربوہ ٦/-
ڈاکٹر میر عبدالمنان صاحب بجماعت بھیرہ سرگودھا ١٨/-
عبدالستار صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ٨/٨/-
مظفر الدین صاحب چوہدری دارالصدر شرقی ربوہ ٦/-
ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب جیسلٹن بورنیو معہ افراد کنبہ ۲۴/-
عالم بی بی صاحبہ جماعت کنجاہ ضلع گجرات ٦/-
چوہدری صلاح الدین صاحب ناظم جائداد دارالصدر شرقی ربوہ ٦/-
متفرق ربوہ بذریعہ صدر انجمن احمدیہ وضعات از تنخواہ ملازمین ١٨/-
عبدالحکیم صاحب بجماعت انور آباد تحصیل وارہ سندھ ١٨/-
چوہدری محمد انور صاحب انور آباد سندھ ١١٨/-
محمد اکبر صاحب گولے کی گجرات ٧/-
محمد خلیل الرحمٰن صاحب بجماعت میانی ۔ سرگودھا ١٨/-
حضرت میاں شریف احمد صاحب دارالصدر شرقی ۔ ربوہ ٦/-
نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ محبوب عالم خالد صاحب دارالرحمت وسطی ٦/-
بذریعہ فرزانہ شمیم ملک صاحبہ کا چھو پورہ سلطان پورہ لاہور ٦/-
حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی ٦/-
اہلیہ صاحبہ " " " ٦/-
والدین مرحوم " " ٦/-
زینب بی بی صاحبہ اہلیہ چراغ دین ہوٹل والے ۔ دارالرحمت وسطی ربوہ ٦/-

چوہدری نصیر احمد صاحب لیکچرار کالج دارالصدر غربی ٦/-/-
راحت سلطانہ ہمشیرہ " " ٦/-/-
حمید الدین احمد صاحب انور بجماعت دارالصدر شرقی ربوہ ١٦/-/-
بذریعہ مستری محمد احمد صاحب " " ٦/-/-
پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب از اہلیہ صاحبہ دارالرحمت غربی ٦/-/-
میاں محمد سعید صاحب سیکرٹری مال بجماعت ملتان شہر ٦٠/-/-
محمد حسین صاحب " " چکوال جہلم ٢٤/-/-
اللہ دتہ صاحب " شہر سیالکوٹ ١٤/-/-
فیروز دین صاحب انسپکٹر تحریک جدید بجماعت چک ۱۸ شیخوپورہ ٤٨/-/-
محمد موسیٰ صاحب سیکرٹری مال بجماعت لودھراں ملتان ٣٠/-/-
قریشی محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال نصرت آباد سندھ ٣٠/-/-
ڈاکٹر حاجی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت ننکانہ ضلع شیخوپورہ ١٤/-/-
حکیم محمد افضل صاحب فاروق بجماعت اوچ شریف ١٢/-/-
غلام محمد صاحب ایڈووکیٹ " پاکپتن ٢٨/-/-
محمد فیروز دین صاحب سیکرٹری مال بجماعت کوٹلی آزاد کشمیر ٨٠/-/-
ملک محمد دین صاحب سیکرٹری مال زرگری گوجرانوالہ ٣/-/-
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں منصور احمد صاحب دارالصدر شرقی معہ افراد کنبہ ١٨/-/-
چوہدری عبدالجلیل صاحب راج گڑھ لاہور ٦/-/-
مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی دارالرحمت غربی ربوہ ٦/-/-
رحمت بی بی صاحبہ بیوہ میاں احمد دین صاحب مؤذن ربوہ ٧/-/-
ڈاکٹر رشید احمد پشاور سنہ ۱۹۵۹ء کا چندہ (دوسری قسط) ٤٢/-
چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب ٹیکس آفیسر لائلپور ٦/-/-
مرزا انور بیگ دارالصدر شرقی ربوہ ٦/-/-
ملک رسول بخش صاحب " " ٦/-/-
صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ " " ٦/-/-
حکیم روشن دین صاحب چک ۹۶ گ ب لائلپور ٦/-
قاضی عبدالکریم " " " ٦/-/-
منشی بشیر احمد " " " ٦/-/-
علی محمد صاحب تنگی " " ٦/-/-
اللہ رکھی صاحبہ " " ٦/-/-
عبدالستار صاحب بجماعت جماعت راولپنڈی ١٠٠/٨/-
محمد بشیر احمد صاحب " گکھیانہ ١٩/-
محمد شریف صاحب " صادق آباد ٥/-

ارشاد احمد صاحب بجماعت موہلنکی گوجرانوالہ ٤٢/-/-
ماسٹر عبدالغنی صاحب بجماعت سانگھڑ سندھ ٣٠/-/-
عبدالرحمٰن صاحب بجماعت کوٹ فرزند علی رحیم یار خاں ٣٤/-/-
محمد ابراہیم صاحب ایم ایس منوڑہ کراچی ٢٤/-/-
صادق احمد صاحب بجماعت دریا خاں مری نواب شاہ ٢٤/-
ملک فضل کریم صاحب کوٹ رتہ گوجرانوالہ ٦/-/-
بیگم شفیع صاحبہ بدیہ دستکاری" از ڈاکٹر سید شفیع احمد مرحوم لاہور ١٢/-/-
چوہدری فضل احمد صاحب دولت پور سیالکوٹ ٦/-/-
خواجہ شمس الدین صاحب خواجہ اینڈ کمپنی میمن سنگھ E. P. A. K. ١٥/-/-
فاطمہ بی بی صاحبہ شوک کلاں گجرات ٦/-/-
زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم مرزا عبدالرحمٰن صاحب کنڈھ کوٹ سندھ ٦/-/-
چوہدری غلام محمد صاحب گرمولہ شیخوپورہ ٦/-/-
ظفر اللہ خاں صاحب گھٹیالیاں سیالکوٹ ٦/-/-
خانزادہ امیر اللہ خاں صاحب اسماعیلیہ مردان ٦/-/-
سیف اللہ صاحب دارالنصر بذریعہ ذکاء اللہ صاحب ناظم مال دارالنصر ربوہ ٦/-/-
مولوی ارجمند خاں صاحب ربوہ ٦/-/-
شیخ محمد دین صاحب سابق مختار عام " ٦/-/-
محمد یوسف خاں صاحب چک ۳۷ ضلع جھنگ بذریعہ دولت خاں صاحب نمبردار ٦/-/-
محمد نواز خاں صاحب " " ٦/-/-
علی محمد خاں صاحب " " ٦/-/-
بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ٢٤/-
ناصر احمد صاحب بی اے بجماعت جامعہ احمدیہ " ٦/-
میر محمد عبداللہ صاحب بذریعہ مبارک احمد صاحب دارالیمن ربوہ ٦/-/-
زر خاں صاحب " ٦/-/-
متفرق ٩/٨/-
ملک حبیب الرحمٰن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز معہ اہل و عیال ٤٢/-/-
محمد رمضان صاحب سیکرٹری مال جل بھٹیاں جھنگ ١١٩/-/-
ڈاکٹر خیر الدین صاحب حافظ آباد (دارالصدر غربی ربوہ) ٦/-/-
ڈاکٹر سردار علی صاحب دارالصدر غربی ربوہ ٦/-
چوہدری محمد یعقوب صاحب گوکھووال ۱۲۱ گ ب لائلپور ٢٢/-/-
سردار بیگم صاحبہ خود جامعہ نصرت ربوہ ٦/-/-
لئیقہ بانو بنت ڈاکٹر سعید احمد صاحب جامعہ نصرت ربوہ ٦/-
احسان الرحمٰن صاحب ابن چوہدری علی اکبر صاحب باب الابواب ربوہ ٦/-

احسان الرحمٰن صاحب ابن چوہدری علی اکبر صاحب باب الابواب ربوہ ٦/-

جماعت احمدیہ کراچی اور تحریک جدید

ماہ فروری میں جماعت احمدیہ کراچی کے وہ مجاہدین جو کہ اپنے وعدے ۲۸ جنوری تک سو فیصدی پورے کر چکے ہیں۔ ان کے ناموں کی فہرست دیتے ہوئے عرض ہے کہ جماعت احمدیہ کراچی ایک بڑی جماعت ہے۔ مگر پھر بھی ان کے عہدیداران سیکرٹری مال، سیکرٹری تحریک جدید محاسب صاحب اور جماعت کراچی کے احباب وعدہ کنندگان کا یہ متفقہ ارادہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کا تحریک جدید کا کل وعدہ جو کہ پچھتر ہزار سے اوپر ہے) انشاء اللہ تعالیٰ مجلس مشاورت تک ادا کر کے حضور اقدس کی خدمت میں پیش کریں گے۔ اب بھی ۲۸ جنوری تک خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ان کا ۶۵٪ حصہ وعدوں کا ادا ہو چکا ہے۔ یہ صرف جماعت احمدیہ کراچی کے عہدہ داران کا عزم اور وعدہ کنندگان کا اخلاص ہے کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر اپنا کل وعدہ ادا کر کے حضور میں پیش کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کراچی کی یہ شاندار مثال پیش کرتے ہوئے تمام احباب وعدہ کنندگان سے عموماً اور بڑی شہری جماعتوں اور زمیندار جماعتوں کے عہدہ داران سے پرزور اپیل ہے کہ وہ کوشش کریں کہ ان کی جماعت کا وعدہ ۳۱ر مارچ تک ۶۰٪ سے تجاوز کر جائے جیسا کہ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورے کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے چاہیئے کہ جو دوست سابقون الاولون میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کریں" حضور کے فرمان کی روشنی میں احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ سابقون الاولون کے ثواب کو پرزور کوشش کر کے حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ملک صفدر علی خانصاحب کالونی کراچی ۴۴/-
والدہ صاحبہ محمد مسعود احمد صاحب قریشی ۱۵/-
سعیدہ خاتون صاحبہ رام سوامی کراچی ۵/۲/-
بیگم سیٹھ محبوب علی صاحب " ۱۰/-/-
میاں عبدالرزاق صاحب " ۱۰۰/-
سیدہ خاتون زاہدہ صاحبہ " ۵/۲/-
بابو فتح محمد صاحب شرما کراچی ۱۹/-
ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب
شفا میڈیکو نواب شاہ ۱۱۷/-
والدہ صاحبہ " ۱۹/-/-
محمود عالم صاحب ادبڑہی سیمنٹ ورکس ۲۳/-
شیخ قدرت اللہ صاحب برج انسپکٹر سکھر ۹۰/-
ٹھیکیدار غلام حسین صاحب بنی سرروڈ ۴۰/-
ڈاکٹر محمد رفیع خانصاحب سنوری " ۲۸/-
والدہ صاحبہ " " ۸/-
والد صاحب " " ۸/-
اہلیہ صاحبہ " " ۸/-
میاں محمد عبداللہ صاحب آف مالو کے بھگت
حال محمد آباد ۶/۱۲
ملک غلام احمد صاحب عطار محمد آباد ۴۲/-
چوہدری شاہ دین صاحب چیاپٹ گوٹھ شاہ دین ۲۵/-
کریم بی بی اہلیہ " " ۸/-
مرزا خوشی محمد صاحب جوہی ضلع دادو ۶/-
چوہدری محمد اکرم صاحب گوٹھ محمد اکرم ۱۶/-
محمد اسحاق صاحب گلف آئل کمپنی ڈھاکہ ۵۰/-
(باقی)

چوہدری عبدالحق صاحب ورک کراچی ۱۲۱/-
" شکراللہ خانصاحب مرحوم
معرفت امیر جماعت احمدیہ کراچی ۱۰۰/-
" محمد نذیر احمد صاحب جیکب لائینز ۲۰۰/-
سردار محمد بشیر احمد صاحب " ۴۰۰/-
صوبیدار محمد یعقوب صاحب بھیڑی کراچی ۴۲/-
صوفی غلام اللہ صاحب " ۵۰/-
سید سعید خالد صاحب حلقہ صدر " ۱۰۰/-
چوہدری نذیر احمد صاحب " ۶۰۰/-
چوہدری عنایت اللہ صاحب معہ اہل و عیال
عیدگاہ ۱۲۶/-
قریشی محمد اقبال صاحب " " ۳۴/-
مرزا عبدالرحیم بیگ رام سوامی " ۱۶۵/-
بابو اللہ داد صاحب " ۱۵/-
اہلیہ بابو فتح محمد صاحب شرما " ۲۱/-
حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب
لارنس روڈ " ۱۱۵/-
سیٹھ ہاشم اسماعیل صاحب " ۱۳۰/-
شیخ بہادر علی صاحب ناظم آباد ۵/-/-
ڈاکٹر ایم ایس انصاری " ۲۲۰/-
سید رحمت علی شاہ صاحب معہ اہلیہ
و بچگان ۱۸/-
حکیم رحمت اللہ صاحب " ۱۰/۸/-
انوار اللہ صاحب خالو کھیت کراچی ۱۵۰/-
ملک منیر احمد صاحب سعید منزل ۴۰۰/-
ڈاکٹر احمد نور محمد صاحب " ۳۰/-/-

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے۔ کچھ عرصہ سے درد گردہ کی بہت تکلیف ہے تمام بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
مقبول احمد بھٹی محکمہ نہر لائلپور

(۲) میرے نانا مستری اللہ بخش صاحب احمدی موضع سمبڑیال نزد شاہدرہ کچھ دنوں سے بہت بیمار ہیں۔ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔
محمد ادریس ثاقب خانیوال

(۳) میرا محکمانہ امتحان عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
بشارت احمد چوہدری۔ راولپنڈی

(۴) میٹرک کا امتحان عنقریب شروع ہونے والا ہے احباب کرام ہماری جماعت کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
بشیر احمد تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

(۵) گذارش ہے کہ خادم کی بیوی اور بچے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
محمد اسحٰق نثار گنج مغلپورہ۔ لاہور

شیخ اللہ بخش صاحب لائلپور
بذریعہ شیخ محمد یوسف صاحب ۶/-
مولوی عبیداللہ صاحب " " ۶/-
شیخ رشید احمد صاحب " " ۶/-
والدہ فضل محمد صاحب خادم " " ۶/-
ملک بشیر احمد صاحب تاجر کتب ۱۲/-
شیخ عزیز احمد صاحب " " ۶/-
دلاور حسین صاحب آڑھتی " ۶/-
مولوی عبداللطیف صاحب تاجر " ۶/-
انصارت کمپنی پرانی غلہ منڈی " ۶/-
ماڈرن فیشن شاپ ۶/-
شیخ عبدالعزیز صاحب ۶/-
ملک ریاض احمد صاحب لائلپور ۶/-
شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت " ۶/-
شیخ حاجی محمد منشی صاحب ۶/-
شیخ فضل حسین صاحب تاجر ۱۲/-
مہر اللہ دتا صاحب ۶/-
مہر محمد شریف صاحب ۶/-
چوہدری بشیر احمد صاحب۔ ۶/-
عبدالمجید صاحب۔ ۶/-
شیخ دوست محمد صاحب ۶/-
راجہ ناصر احمد صاحب اوورسیر ۶/-
شیخ غلام محمد صاحب تاجر ۶/-
اہلیہ صاحبہ " " ۶/-
اصغر علی صاحب دفتر نوائے وقت ۶/-
ملک برکت علی صاحب ۶/-
قریشی رحمت اللہ صاحب ۶/-

نوٹ: چھٹی قسط میں "بیریانوالہ لائلپور" بجائے "بیدیانوالہ لائلپور" پڑھا جائے الگ الگ مقامات ہیں۔
انچارج دفتر وقف جدید۔ ربوہ

(۶) میری اہلیہ مریم بیگم کافی عرصہ سے بیمار ہے اور لاہور میں زیر علاج ہے۔ تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں
محمد شفیع نوشہروی
دارالرحمت۔ ربوہ

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۹¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۳½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼							
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼							

نوٹ
لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل مینجر)

چوہدری حفیظ احمد صاحب انسپکٹر پولیس کی وفات (بقیہ صفحہ اول)

مرحوم ایک مخلص نوجوان اور موصی تھے۔ ان کا جنازہ پولیس کے زیر انتظام مؤرخہ ۶ مارچ کی شام کو بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ۷ مارچ ۱۹۵۸ء کو صبح نو بجے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحب موصوف نے جنازہ کو کندھا بھی دیا اور جنازہ کے ساتھ بہشتی مقبرہ تک تشریف لے گئے۔ جہاں مرحوم کو سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت میاں صاحب موصوف نے دعا کرائی۔

مرحوم مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ کے برادر نسبتی تھے۔ مرحوم نے ایک بیوہ۔ ایک لڑکا اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ ادارہ الفضل اس حادثہ جانکاہ پر چوہدری عبد المالک صاحب اور ان کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ان کا حامی و ناصر اور ہر آن معین و مددگار ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

درخواست دعا

میرے والد محترم نواب دین صاحب دو ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

بشیر احمد۔ دارالیمن۔ ربوہ